نقطہ نظر

ندیم شہباز فیصل آباد

مساجد اور اہلِ مساجد

۲۹ اگست ۲۰۰۵ کے روزنامہ خبریں کی اشاعت میں سید بشیر حسین جعفری کا ایک مضمون بعنوان ''اسلام آباد کی مساجد'' جس میں موصوف نے عنوان کے مطابق تو دو چار حروف کے علاوہ کچھ تحریر نہ کیا' البتہ مساجد اور اہلِ مساجد خصوصاً علماء کرام اور دینی علوم کے طلبہ کو نشانہ تنقید بنایا۔ حالانکہ عنوان سے اس کا کچھ تعلق نہ تھا' لیکن آج کل دینی مراکز (مساجد و مدارس) کو نشانہ ستم بنانے کا جو رواج بن چکا ہے' موصوف نے صرف اس میں حصہ ڈالنے کی کوشش ہی کی ہے۔ کاش ایسے لوگوں کو کلمہ پڑھنے والی مائیں نہ جنم دیتیں' اے کاش...... اس قبیل کے لوگوں کی پیدائش کے وقت کانوں میں اذان نہ دی جاتی' جو مسلمان کہلا کر بھی شعائرِ اسلام کا نہ صرف مذاق اڑاتے ہیں' ان کی تضحیک کرتے ہیں' بلکہ ان کی مخالفت کرنے کو اپنی عقل و دانش کا نقطہ عروج جانتے اور اس فعل شنیع کے ارتکاب کو سعادت سمجھتے ہیں۔

مذکورہ کالم کے جواب میں مولانا ندیم شہباز صاحب استاذ جامعہ سلفیہ نے ایک مضمون تحریر کر کے روزنامہ خبریں کو ارسال کیا۔ افادہ عام کیلئے ندیم صاحب کے شکریہ کے ساتھ ''ترجمان الحدیث'' کے صفحات میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

تخلیق کائنات اللہ عزوجل کی قدرت کاملہ کا عظیم شاہکار ہے' اور اس جہان رنگ و بو کی بقا ہمارے ایمان کی بقا سے پیوستہ ہے' جو اس خالق حقیقی کی معرفت کا ضامن ہے۔ ہادی عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب لوگ اللہ اللہ کہنے (یعنی معرفتِ الٰہی) سے بیگانہ ہو جائیں گے تو قیامت برپا ہو جائے گی اور موجودہ نظام کائنات ختم ہو جائے گا۔

طالبانِ علم کا وجود اور مراکز برائے تحصیل علم (مساجد و مدارس) کا قیام ایک ایسا نظام ہے' جس سے ایمان کی شمع روشن رہتی ہے۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جب سرورِ دو عالم ﷺ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر ارضِ مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو اولین فرصت میں مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ یہ مسجد نہ صرف ایک مرکز تھا' جہاں سے ایک ننھی سی ریاست کا نظام چلایا جاتا تھا یا صرف ایک پارلیمنٹ تھی' جہاں پر مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوتے تھے۔ بلکہ یہ ایک مرکز تعلیم اور یونیورسٹی تھی' جہاں سے مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات و ہدایات کا درس حاصل کرنا تھا۔

تعمیر مساجد کے سلسلہ میں فرمان نبوی ہے کہ ''ہم اپنے محلہ جات میں مساجد کی تعمیر کریں' پھر ان کی دیکھ ریکھ اور صفائی کا اہتمام کریں۔'' (ابوداؤد)

تحصیل علم شرعی کے بارہ میں ارشاد گرامی ہے کہ ''جو لوگ اللہ کے ان گھروں میں تلاوت و تدریس قرآن میں مشغول رہتے ہیں' ان کے دلوں میں سکون ہوتا ہے اور رحمت الٰہی ان پر سایہ فگن رہتی ہے۔'' (مسلم)

۲۹ اگست ۲۰۰۵ء روزنامہ خبریں کے کالم بعنوان ''اسلام آباد کی مساجد'' میں کالم نگار سید بشیر حسین جعفری صاحب مساجد اور طالبان علم شرعی کی کثرت سے خوش ہونے کی بجائے مضطرب نظر آئے۔ تعمیر مساجد میں رکاوٹوں اور علماء کے مسائل حل کرنے کی طرف توجہ دلانے کی بجائے ان میں کمی کی طرف راغب ہوئے' گویا صاحب سر درد کو سر کٹانے کا مشورہ دے گئے۔

کسی بھی تجزیہ نگار کے قلم سے تحریر شدہ الفاظ اس کے مافی الضمیر کے منفی یا مثبت ہونے کا عندیہ دیتے ہیں' جس طرح پانی کا آدھا بھرا ہوا گلاس منفی سوچ والے کے نزدیک آدھا گلاس خالی' جبکہ مثبت فکر رکھنے والے کے ہاں آدھا بھرا ہوا ہے۔

جعفری صاحب کی سوچ کے مطابق نمازیوں کی تعداد کے مطابق مساجد تعمیر ہونی چاہئے' جبکہ نظریہ یہ ہونا چاہئے کہ جتنی مساجد زیادہ ہونگی' خیر پھیلے گی نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا اور معاشرہ میں ایمانی قوت کو رسوخ حاصل ہوگا۔ ہمیں نہ صرف اس ضمن میں حوصلہ شکنی سے گریز کرنا ہوگا' بلکہ اس کے اساسِ بقا (تحصیل علم اور تعمیر مساجد) کی راہ ہموار کرنا ہوگی۔

اسی طرح اگر ہزاروں کی تعداد میں طلباء مختلف دینی مدارس سے سند فراغت حاصل کرتے ہیں تو ان کا مذاق اڑانے کے بجائے اس قیمتی عنصر کی قدر کو پہچاننا ہوگا' ان کی Job کیلئے سرکاری سطح پر کوشش کرنا ہوگی۔

مساجد کی کمی کو ایک جامع منصوبہ بندی کے تحت پورا کرنا ہوگا۔ سرکاری' غیر سرکاری کالونیوں اور ٹاؤنز میں دیگر تفریحی اور عصری تعلیم کے مراکز کے ساتھ ساتھ مساجد کیلئے بھی جگہ مختص کی جائے' تاکہ ہماری نئی نسل آداب دینیہ سے آراستہ ہو اور علماء جگ ہنسائی کا سبب نہ بنیں' لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر منصۂ شہود پر آنے والے اس ملک میں ثقافت کے نام پر سینما گرانے پر تو پابندی اور اللہ کا گھر بنانے میں رکاوٹیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر قوم کی فکر و نظر اس کا سرمایہ افتخار ہوتی ہے۔ اسے گدلا اور ملاوٹ والا ہونے سے بچانا چاہئے۔ مسلمان فرد امت مسلمہ تمام پالیسیاں اللہ اور رسول کے فرمان کے مطابق ہونی چاہئے۔ ہمارے مظاہر میں یہود و عیسائی کی نقالی ہمارے تہوار ہنود جیسے آخر کیوں.....؟ خدارا امت مسلمہ کی سوچ تبدیل نہ کیجئے' ان کے عبادت خانے' مراکز علم اور زینت منبر و محراب علماء کرام کے احترام کو ٹھیس نہ پہنچائیں' ... کے احترام کو جھت راست دیجئے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ کہیں ہم اپنے قلم و زبان سے اس مقصد کی بارآوری میں شریک تو نہیں ہو رہے' جسے یہود' عیسائیوں نے مقرر کر رکھا ہے' اور جس مقصد کیلئے صلیبی

باقی: صفحہ 14 پر